(قسط ۵۱) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

۱۹۸۰ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب، اہل محلّہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

شیخ الحدیث کی دہلی، نانوتہ، گنگوہ، تھانہ بھون حاضری

۲۹؍مارچ: حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ بخیر وعافیت دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریبات سے مراجعت فرما ہوئے۔صد سالہ اجلاس کے علاوہ آپ نے دہلی جاتے ہوئے نانوتہ۔گنگوہ، تھانہ بھون، میں اکابر کے مزارات پر حاضری دی۔

جمعیۃ علماء ہند کے دفتر جامع مسجد دہلی مولانا آزاد کے مزار پر حاضری

آپ دیوبند سے ۲۴؍مارچ کی شام کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی معیت میں دہلی پہنچے تھے۔ یہاں ۲۸؍مارچ کی شام تک جمعیۃ العلماء ہند کے مرکزی دفتر میں حضرت مولانا اسعد مدنی مدظلہ کے ہاں قیام فرمایا۔اسی اثناء میں آپ ۲۵؍مارچ کی شام کو جامع مسجد دہلی تشریف لے گئے وہاں نماز مغرب ادا کرنے سے قبل امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کے مزار پر بھی تشریف لے گئے۔

شاہ ولی اللہ،نظام الدین اولیاء اور دیگر اکابر کی فاتحہ خوانی بستی نظام الدین کا دورہ

دہلی میں استقبالیہ تقریبات میں شریک ہوئے اور حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ ،ان کے اولعزم صاحبزادگان ،خواجہ نظام الدین اولیاء، حضرت قطب الدین اور بختیار کا کی کے مزارات پر بھی فاتحہ خوانی کی۔بستی نظام الدین کے تبلیغی مرکز میں حضرت مولانا انعام الحسن صاحب اور دیگر اکابر سے بھی ملاقات فرمائی۔اور وہاں امیر التبلیغ مولانا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ ،مولانا محمد یوسف صاحب رحمہ اللہ کی مرقد مبارک پر بھی فاتحہ پڑھی۔

رفقاء سفر

اس سفر میں دارالعلوم حقانیہ سے آپ کے خدام میں احقر (مولانا سمیع الحق) کے علاوہ میرے دو بچے حامدالحق ، راشدالحق،مولانا انوارالحق صاحب ،مولانا سلطان محمود صاحب ناظم دفتر اہتمام دارالعلوم حقانیہ، جناب ممتاز خان صاحب اور شفیق فاروقی آپ کے ہمراہ رہے ۔ دارالعلوم حقانیہ کے دسیوں فضلاء اورقریبی متعلقین اس کے علاوہ تھے ۔ دارالعلوم حقانیہ سے روانگی پر دارالعلوم کے طلبہ نے نہایت عقیدت اورگرم جوشی سے آپکو رخصت کیا اور واپسی پر خیر مقدم کیا۔

مولانا سمیع الحق کا بھارت کے مختلف شہروں کے اسفار

احقر حضرت شیخ الحدیث کی واپسی کے بعد بھارت میں ٹھہر گیا تھا۔وہاں آپ نے دیوبند، دہلی کے علاوہ نانوتہ، گنگوہ ، تھانہ بھون، آگرہ ، فتح پور سیکری، متھرا ،علی گڑھ،امروہہ،سرہند شریف ، اورلدھیانہ کے اسفار کئے۔

۶ ؍اپریل: کودہلی میں علامہ رحمت اللہ کیرانوی کی یاد میں صدسالہ تقریبات میں شمولیت کی۔

تبلیغی مرکز دہلی کے اکابر کی آمد

دہلی کے تبلیغی مرکز سے حضرت مولانا عبیداللہ صاحب مدظلہ اور پاکستان کے امیر التبلیغ مولانا عبدالوہاب مع رفقاء علماء دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے ۔ دارالحدیث میں طلبہ سے خطاب فرمایا اوراس کے بعد گھر جا کر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی ملاقات کی اور کچھ دیران کے ساتھ رہے۔

دارالعلوم کے ششماہی امتحانات جمادی الثانی میں ہفتہ بھر جاری رہے۔

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ کے اجلاس شوریٰ میں شرکت

مئی؍۱۹۸۰ء: ماہ رواں میں احقر اورمولانا محمد فرید مدرس ومفتی دارالعلوم حقانیہ دارالعلوم اسلامیہ

چارسدہ کے اجلاس شوریٰ میں شریک ہوئے ، علاقہ ہشتنگر کا یہ مرکزی ادارہ اس وقت مولانا گوہر شاہ صاحب فاضل حقانیہ کے اہتمام میں دینی خدمات میں مصروف ہے ۔مولانا غلام محمد صاحب فاضل حقانیہ اور دیگر حضرات علماء ان کے رفیق کار ہیں اوران نوجوان فضلاء کے تازہ ولولوں کے ساتھ مدرسہ نئے سرے سے سرگرم عمل ہوگیا ہے ۔ہم نے مدرسہ کا معائنہ کیا اورحضرات اراکین ومدرسین کے ساتھ مدرسہ کی ترقی کے سلسلے میں تبادلۂ خیالات کیا۔

شیخ الحدیث کی ناسازی طبیعت اوراسپتال میں داخلہ

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی صحت سفر ہند کے دوران بہتر رہی اورواپسی پر بھی باقاعدگی سے کچھ دن ترمذی شریف کا درس دیتے رہے ۔مگر ۲رمئی بروز جمعہ طبیعت اچانک خراب ہوگئی ۔گھر پر علاج معالجہ جاری رہا مگر ڈاکٹروں کے مشورہ پر ۱۸مئی کو پشاور کو خیبر ہسپتال میں داخل کردئے گئے ۔ جہاں آپ تادم تحریر مقیم ہیں۔ اور جناب ڈاکٹر ناصرالدین اعظم صاحب اوردیگر حضرات علاج میں مصروف ہیں طبیعت بحمدللہ قدرے روبہ افاقہ ہے۔قارئین سے دعا کی درخواست ہیں۔

سعودی مذہبی امور کے وفد کی آمد

۵رمئی: سعودی عرب کے مجمع البحوث ودارالافتاء والدعوات والارشاد کی طرف سے ایک معزز وفد نے دارالعلوم حقانیہ کامعائنہ کیا۔ احقر نے وفدکو تمام علمی وتعلیمی شعبے دکھائے ۔ الحق اورمؤتمر المصنفین کا مکمل سیٹ مہمانوں کو پیش کیا گیا۔ وفد نے طلبۂ دورۂ حدیث کے علمی مشاغل اورآمائی حدیث بھی ملاحظہ کئے ۔ شعبۂ تعلیم القرآن کا بھی معائنہ کیا اورنہایت متاثر ہوکر محبت وعقیدت کااظہار کیا۔ جاتے وقت وفد نے مطبوعات کے علاوہ شیخ الحرم شیخ عبداللہ الخیاط کی آواز میں مکمل قرآن کریم کا ریکارڈ شدہ (کیسٹ) بھی پیش فرمایا۔جس کا پورا حلقہ دارالعلوم بے حد ممنون ہے

اسلامی وزراء خارجہ کانفرنس میں شرکت

۱۷رمئی: احقر نے وزارت خارجہ پاکستان کی دعوت پر اسلامی وزراء خارجہ کانفرنس اسلام آباد کاافتتاحی نشست میں شمولیت کی۔

نجم المدارس کلاچی میں فضلاء حقانیہ کی دستار بندی تقریب

مدرسہ نجم المدارس کلاچی سرحد کے اضلاع کانہایت اہم اورمرکزی دینی مدرسہ ہے جوحضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی مدظلہ کے زیراہتمام دینی خدمت میں مصروف ہے یہاں موقوف علیہ دورہ تک کتابیں پڑھائی جاتی ہیں اوراس کے بعد اکابر مدرسہ کے مشورہ وہدایت پر طلباء کودورۂ حدیث

شریف کے لئے دارالعلوم حقانیہ بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ طلبہ حسن اخلاق دینی تصلب میں ممتاز ہوتے ہیں ارباب مدرسہ کی خواہش تھی کہ اس سال سالانہ جلسہ کے موقع پر نجم المدارس سے فیض یافتہ ان فضلاء دارالعلوم حقانیہ کی دستاری بندی حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی بابرکت ہاتھوں سے کرائی جائے۔ پروگرام طے ہوچکا تھا مگر حضرت کی علالت آڑے آئی۔ چنانچہ مدرسہ نجم المدارس کی خواہش پر احقر دارالعلوم کے دو اکابر اساتذہ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب مردانی مدظلہ حضرت مولانا محمد فرید مفتی صاحب مدظلہ کی معیت میں ۲۶ مئی کو بذریعہ طیارہ ڈیرہ اسمٰعیل خان روانہ ہوا۔ وہاں ذمہ دار حضرات استقبال کے لئے موجود تھے۔ڈیرہ سے کلاچی بذریعہ کار جانا ہوا۔کلاچی سے بارہ میل باہر فضلاء وطلباء اور علماء نے استقبال کیا۔رات کو سالانہ جلسہ کے موقع پر ان اساتذۂ دارالعلوم نے حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی معیت میں نجم المدارس سے وابستہ دارالعلوم حقانیہ کے چالیس ممتاز اور جید فضلاء دارالعلوم حقانیہ کی دستار بندی فرمائی یہ فضلاء ملک کے مختلف حصوں میں دین کی اہم خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں صبح نجم المدارس میں ان فضلاء کرام نے اپنے حقانی اساتذہ کو خصوصی استقبالیہ بھی دیا۔حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مدظلہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ، اور مولانا جلال الدین حقانی بھیرہ کی تقاریر کے بعد ہم اساتذہ نے فضلاء سے خطاب فرمایا۔اس استقبالی تقریر میں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے فضلاء دارالعلوم حقانیہ کی تنظیم بھی قائم ہوئی۔۲۷مئی کی شام ۴ بجے کے جہاز سے واپس ہوئے نجم المدارس کے اکابر اساتذہ فضلاء دارالعلوم حقانیہ کثیر تعداد میں چالیس میل دور اڈہ تک الوداع کیلئے آئے ہوئے تھے۔ مدرسہ نجم المدارس کا یہ اجلاس اتنی بڑی تعدادِ فضلاء حقانیہ کی دستار بندی علماء اور عوام کی شمولیت اور افادیت کے لحاظ سے یادگار رہے گا۔ان تمام انتظامات میں حضرت قاضی صاحب مدظلہ کے قابل فرزند حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب فاضل حقانیہ پیش پیش رہے۔

شیخ الحدیث کا عوام کو عیدگاہ کی توسیع میں حصہ لینے کی ترغیب

جولائی ۱۹۸۰ء: عیدالفطر کے عظیم اجتماع سے حسب معمول حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے خطاب فرمایا۔پچھلے سال آپ نے عیدگاہ میں توسیع کیلئے اپیل کی تھی۔مقامی بلدیہ کے چیئرمین وارکان کی مساعی سے دو کنال زمین حاصل ہوگئی اور اب اسکی احاطہ بندی وغیرہ کے مراحل درپیش ہیں۔حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے حاضرین سے اس کے لئے مدد کی اپیل کی جس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا۔

سعودی حکومت کی طرف نئے استاد کی تقرری

جولائی ۱۹۸۰ء: سے تعلیمی سال کا آغاز ہوچکا ہے طلباء نہایت کثرت سے آرہے ہیں۔تمام قدیم

اساتذہ کے علاوہ نئے اساتذہ کا بھی اضافہ ہوا جن میں حضرت مولانا مصطفیٰ حسن صاحب فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی تقرری حکومت سعودی عرب کی دارالافتاء والبحوث کی طرف سے ہوئی ہے۔

دو ہفتوں کا دورۂ چین

۴: اگست کو عوامی جمہوریہ چین کی دعوت پر ایک وفد میں احقر چین کے سفر پر گیا۔ پیکنگ، سنکیانگ، شنگھائی، کنٹین کا کامیاب اور معلومات آفرین دورہ کرنے کے بعد ۱۹راگست کو بخیر وعافیت واپسی ہوئی وہاں دور دراز علاقوں میں مسلمانوں کے حالات کا ادراک ہوا۔

دامادِ حضرت مدنی، مولانا رشید الدین کی آمد

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی ملاقات اور دارالعلوم حقانیہ دیکھنے کیلئے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے حاضرین شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ کے داماد حضرت مولانا رشید الدین صاحب مدظلہ مدرسہ شاہی مراد آباد ۱۵راگست کو دارالعلوم تشریف لائے ایک رات قیام کے بعد دوسرے دن واپس ہوئے۔

علماء کنونشن میں خطاب اور پاکستان ٹی وی کو انٹرویو

۲۱راگست: صدر پاکستان کی دعوت پر منعقد شدہ علماء کنونشن اسلام آباد میں صدر محترم کی دعوت پر شرکت کی اور کنونشن میں خطاب کے دوران صدر پاکستان کو اپنی تجاویز و خیالات سے آگاہ کیا۔ دوسرے دن پاکستان ٹیلی ویژن نے اپنے قومی پروگرام میں کنونشن کے بارہ میں میرے تاثرات نشر کئے جنہیں پورے ملک میں سراہا گیا۔

مجلس شوریٰ کا سالانہ جلسہ: ۲۹ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ بمطابق ۹ راکتوبر: بروز جمعرات دارالعلوم حقانیہ کے وسیع کتب خانہ ہال میں دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس جناب الحاج رسول شاہ صاحب کاکاخیل منعقد ہوا۔ جس میں مجلس شوریٰ کے ارکان نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب اور مولانا قاری محمد یعقوب صاحب راولپنڈی کی تلاوت کلام کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے طلبۂ علوم نبویہ کی سرپرستی کی عنداللہ قدر و منزلت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے دارالعلوم کے ان معمر اور بزرگ ارکان کا خاص طور سے ذکر کیا جو اس ضعف اور بڑھاپے کے باوجود دارالعلوم سے محبت کی خاطر تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آپ کے مخلصانہ اعمال کا نتیجہ ہے کہ یہ مساعی دارالعلوم میں صرف تدریس تعلیم کی شکل میں نہیں بلکہ ملک بھر میں افتاء وتبلیغ کے ساتھ جہاد کے میدان میں بھی ظاہر ہورہے ہیں آج دارالعلوم کے فضلاء جہاد افغانستان میں صف اول میں روس جیسی طاقت سے برسرپیکار ہیں اور طلباء کی ایک بڑی تعداد دارالعلوم میں تعلیم کے ساتھ ساتھ

جہاد افغانستان میں شریک ہوکر اپنے فریضہ سے عہدہ برآ ہورہی ہے ملک کی ممتاز اوراونچی عدالتیں بھی شرعی مسائل میں دارالعلوم کی طرف رجوع کرتی اوراس کے فتوؤں کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔آپ نے فرمایا کہ جو لوگ دارالعلوم کے ساتھ جانی مالی قولی اور قلمی تعاون کررہے ہیں اللہ کے ہاں اس کی بڑی قدر ہے اور آج باطل کے ہرمحاذ پر بالخصوص جہاد افغانستان کی شکل میں اس کے برکات ظاہر ہورہی ہے اس کے بعد دارالعلوم کے ان تمام مرحومین معاونین ارکان کو جو عملی ودینی شخصیتیں قریبی عرصہ ہوا انتقال فرما گئی ہیں کے لئے اجلاس میں دعائے مغفرت کی گئی اور اظہار تعزیت کیا گیا بالخصوص جناب الحاج شیر افضل خان صاحب بدرشی ، جناب مولانا غلام اللہ خان صاحب ، شیخ القرآن جناب مولانا احتشام الحق تھانوی کراچی، جناب میاں خادم شاہ صاحب کاکاخیل ، جناب مولانا شفیع احمد سابق مدرس دارالعلوم حقانیہ اور بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے وہ بے شمار ممتاز علماء اور طلباء جو جہاد افغانستان میں شہید ہوئیں ان سب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اس کے بعد حضرت مدظلہ العالی کی طرف سے احقر نے دارالعلوم کی سالانہ کارگذاری مصارف اور مدات آمد وخرچ پر مفصل رپورٹ پیش کی ۔ آپ نے بتلایا کہ سال گذشتہ ۱۳۹۹ھ میں دارالعلوم کو مختلف مدات سے دس لاکھ چھیالیس ہزار پانچ سو اکتیس روپے ۱۸ پیسے آمدنی ہوئی ۔ جبکہ مختلف تعلیمی وانتظامی شعبوں پر سات لاکھ ستتر ہزار دوسو چار روپے پانچ پیسے صرف ہوئے ۔سال رواں کے لئے آپ نے آٹھ لاکھ اٹھارہ ہزار سات سو دوروپے کا میزانیہ پیش کیا۔زیر نظر میزانیہ میں موجودہ فنڈ کی رو سے کمی کے باوجود اجلاس نے توکلاعلی اللہ متوقع آمدنی کے پیش نظر منظور کیا گیا ۔ ارکان شوریٰ نے بجٹ پر اظہار کرتے ہوئے دارالعلوم کے بجٹ اور محتاط میزانیہ اور کمی بیشی کی تفصیلات کو مثالی بجٹ قرار دیا اور کہا کہ ایسا بجٹ نہ نجی اداروں میں ہوتا ہے اور نہ سرکاری اداروں کا پھر جو کام دوسرے اداروں میں خطیر رقم سے نہیں ہوتا وہ یہاں نہایت کفایت شعاری سے ہورہا ہے یہ اللہ کا فضل ہے ۔ حضرت شیخ الحدیث کی تجویز اور سفارش پر اجلاس کے ذیلی کمیٹی نے بعداز ظہر دارالعلوم کے تمام اساتذہ اور دیگر شعبوں کے تمام عملہ کی تنخواہوں میں معقول اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

برادرم اظہار الحق اور مولانا فضل مولیٰ کا سفر حج

۲۴:ستمبر کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے فرزند برادرم اظہار الحق حقانی صاحب پہلی دفعہ سفرحج پر کراچی تشریف لے گئے ہیں۔اس سے قبل وہ اکوڑہ خٹک سے ایک ہفتہ پہلے بذریعہ ریل گاڑی روانہ ہوئے ۔اس موقعہ پر گاؤں اور گردونواح کے سینکڑوں لوگوں کا مجمع انہیں الوداع کہنے کیلئے موجود تھا۔والد ماجد نے رخصتی کے وقت حجاج کے لئے دعائیہ کلمات کہے ۔ان کے سفرحج کے دوران منیٰ میں آتشزدگی کا واقعہ بھی رونما ہوا

جس میں بہت زیادہ جانی نقصان ہوا، اللہ تعالیٰ کے فضل سے برادرم محفوظ رہے۔۱۴نومبر کوکراچی واپسی ہوئی اور پھر دوبارہ اکوڑہ خٹک بذریعہ ریل پہنچے، اکوڑہ میں حجاج کا بھرپور استقبال کیا گیا والد ماجد بھی موجود تھے، بازار میں کئی مقامات پر دروازے بنائے گئے تھے جن پر ترحیبی کلمات نصب تھے۔امسال دارالعلوم کے ایک جید استاد حضرت مولانا فضل مولیٰ بھی سفرحج پر تشریف لے گئے تھے۔

امام صدق وصفا زعیم جہاد وعزیمت مولانا مفتی محمودؒ

رفتم وازرفتم یک عالمے تاریک شد ✿ من مگر شمعم چوں رفتم بزم برہم ساختم

واویلاہ !وامصیبتاہ ...حیف صدحیف ۱۴ذی الحجہ کو چودھویں صدی کا ٹمٹماتا ہوا چراغ آخر شب اپنے ساتھ علم وعمل اور جہاد وسیاست کا ایک ایسا تابندہ ودرخشندہ ستارہ بھی لیکر رخصت ہوا جو ایک عرصہ سے ہر نازک بحرانی اور ظلماتی لحات میں ہدایت ورہنمائی کا پیغام اور مینار رشد وہدایت بن جاتا تھا۔ظلم وعدوان سے برسرپیکار قوتوں کے لئے اس کا وجود مرکز ثقل اور اسلام وشریعت کی بالادستی سے سرشار طاقتوں کیلئے اسکی ذات سنگ میل رہتی جو علمی ودینی قومی وملی کاموں کے لئے ایک قطب الرحی بن گئے تھے اور جو پاکستان کے مختلف صوبوں اور علاقوں میں ملکی اتحاد ویکجہتی کی علامت اور یکتا ومنفرد قدر مشترک بن چکے تھے اور جس نے اپنے وجود اور دل آویز شخصیت کی شکل میں دین وسیاست کا ایک ایسا حسین امتزاج پیش کیا جس نے عملا دین وسیاست کی دوئی کو مٹا کر رکھ دیا اور جس نے اپنی متنوع اور جامع شخصیت کی صورت میں یہ ثابت کردکھایا کہ قدیم علوم وفنون اور اسلامی مدارس کا ایک فارغ التحصیل مولوی عصر حاضر کے نہایت عیارانہ اور شاطرانہ جمہوری ماحول مغرب کی میکیاولی سیاست کی فضا میں کسی ہوشمندی تدبر وبصیرت، وقار ومتانت اور دیانت وامانت کے اصولوں اور مؤمنانہ صفات کو سینہ سے لگائے ہوئے بھی قائدانہ اہلیت وصلاحیت کے ساتھ ماحول پر غالب آسکتے ہیں۔

وہ چودھویں صدی کے اس قافلۂ صدق وصفا اور کاروان جہاد عزیمت کے آخری جرنیل تھے جسے شاہ ولی اللہ اور سید احمد شہید رحمہما اللہ نے ترتیب دیا اور جس کو حافظ ضامن شہید، مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہم نے مضبوط اور مستحکم کیا اور جس کے سالاروں میں حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ شامل تھے۔اس ہمہ گیر محبوب ولآویز شخصیت جس کی صحبتوں اور محبتوں خلوت وجلوت اور سفر وحضر کی رفاقتوں اور کفش برداریوں کا اس غمزدہ کو ایک طویل موقع اللہ تعالیٰ نے دیا اور جو کبھی کبھی شفقت ومحبت کی وجہ سے ؎ " کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ" کا مصداق بھی بن جاتا ہے۔اس کا یکا یک دنیا سے اٹھ جانا اللہ اکبر۔ وقعت والواقعہ......قیامت صغریٰ سے کسی طرح کم نہیں۔